ادبیات

نذرِ عقیدت

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے حضور میں)

جناب سعادت نظیر

تمام گلشنِ عالم ہے مطلعِ انوار
تجلیات کا آئینہ ہے کہ صبحِ بہار؟

منائیں جشنِ طرب دل کا یہ تقاضا ہے
کہ زندگی کو ملا آج زندگی کا وقار

کلی کلی میں ہیں رنگینیاں حقیقت کی
فضا فروغِ بہاراں سے بن گئی گلنار

ہر آشیاں ہے سکون و قرار کا مرکز
حیات ساز ہیں گلشن گدازِ برق و شرار

زباں پہ نامِ مبارک ہے، غوثِ اعظمؒ کا
وہ جس کے دل کی ہے تخلیق جذبۂ ایثار

وہ جس نے حسنِ عمل سے بڑھائی شانِ حیات
بدل دی جس کے ارادوں نے وقت کی رفتار

دلوں پہ جس کے شعورِ نظر کا سکہ ہے
دکھائے جس نے زمانے کو جوہرِ کردار

وہ ترجمانِ رسالت، وہ بولتا قرآن
سکھایا جس نے بشر کو سلیقۂ گفتار

رہِ وفا کا جسے راہبر کہے دنیا
وہ جس نے کر دیا آسان جادۂ دشوار

بقا کا راز ہے جس کے ہر اک اشارے میں
بلند کر دیا جس نے حیات کا معیار

نظیرِ خستہ کے اُس پر سلام، لاکھوں سلام
خزاں میں جس نے جہاں کو دیا پیامِ بہار

غزل

جناب قمر مرادآبادی

خوش ہوں کہ غم کا رازِ دلِ پُرمحن میں ہے
جس انجمن کی بات تھی اُس انجمن میں ہے

اب کارواں لُٹے کہ رہے اس کا غم نہیں
اک مستقل خلش تو دلِ راہزن میں ہے

ہم بھی یہاں بہار و خزاں کے شریک ہیں
جب تک کہ آشیانہ ہمارا چمن میں ہے

بجھ جائیں گے چراغ تو ہم دل جلائیں گے
اک شمعِ آخری تو ابھی انجمن میں ہے

اک سامنے کی بات تھی گلشن کا حادثہ
کس کو خبر نہ تھی کہ نشیمن چمن میں ہے

دل میں لگا کے آگ بڑے مطمئن تھے آپ
اب یہ گلہ بھی کیوں ہے کہ گرمی سخن میں ہے

گلہائے نو بنو تو فریبِ بہار ہیں
اپنے ہی آشیانہ کی رونق چمن میں ہے

وہ بھی تھا اک قصور کہ گلشن کو چھوڑتے
یہ بھی ہے اک خطا کہ نشیمن چمن میں ہے

ڈر ہے خیالِ دوست پریشاں نہ ہو قمر
تلخی سی آج کچھ مرے طرزِ سخن میں ہے